روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 14 / اپریل 2009ء 17 ربیع الثانی 1430 ہجری 14 شہادت 1388 ھش جلد 59-94 نمبر 81

جو حرص کرے

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور میرے ساتھ میرے دو چچازاد بھائی بھی تھے ان میں سے ایک نے کہا یارسول اللہ مجھے اپنے علاقوں میں سے کسی کا امیر مقرر کر دیجئے دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا تو آپ نے فرمایا اللہ کی قسم ہم ولایت کی خدمت اس کے سپرد نہیں کرتے جو اس کی درخواست یا حرص کرے۔

(صحیح مسلم کتاب الاماره باب النهی عن طلب الاماره حدیث نمبر:3402)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان معاصی اور جرائم کی مرض سے تب ہی نجات پا سکتا ہے کہ اسے چور اور سانپ وغیرہ سے بڑھ کر ان کے مضر اور نقصان دہ ہونے کا یقین ہو اور خدا کا جلال، اس کی عظمت اور جبروت ہر وقت اس کے مدنظر ہو۔ انسان اپنی حرص وخواہش اور دلی آرزوؤں کو بھی ترک کر سکتا ہے۔ مثلاً ایک ذیابیطس کا مریض جس کو ڈاکٹر کہہ دے کہ شیرینی کا استعمال بالکل ترک کر دو۔ پھر اپنی جان کی خاطر میٹھے کو چھوتا بھی نہیں۔ پس یہی حال روحانی حرص وہوا اور خواہشات نفسانی کا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کا جلال سچے طور سے اس کے دل میں گھر چکا ہو تو پھر اس کی نافرمانی کو آگ کے کھانے سے اور موت سے بھی بدتر محسوس کرے گا۔

انسان کو جس قدر خدا تعالیٰ کے اقتدار اور سطوت کا علم ہوگا اور جس قدر یقین ہوگا کہ اس کی نافرمانی کرنے کی سخت سزا ہے اسی قدر گناہ اور نافرمانی اور حکم عدولی سے اجتناب کرے گا۔ دیکھو۔ بعض لوگ موت سے پہلے ہی مر رہے ہیں۔ یہ اخیار، ابدال اور اقطاب کیا ہوتے ہیں؟ اور ان میں کیا چیز زائد آ جاتی ہے؟ وہ یہی یقین ہوتا ہے۔ یقینی اور قطعی علم ضرورتاً اور فطرتاً انسان کو ایک امر کے واسطے مجبور کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی نسبت ظن کفایت نہیں کر سکتا۔ شبہ مفید نہیں ہو سکتا۔ اثر صرف یقین ہی میں رکھا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفات کا یقینی علم ایک ہیبت ناک بجلی سے بھی زیادہ اثر رکھتا ہے۔ اسی کے اثر سے تو یہ لوگ سر ڈال دیتے اور گردن جھکا دیتے ہیں۔ پس یاد رکھو کہ جس قدر کسی کا یقین بڑھا ہوا ہوگا اسی قدر وہ گناہ سے اجتناب کرتا ہوگا۔

بظاہر نظر تو گناہ سے بچنے والے اور اس قسم کا دعویٰ کرنے والے بہت ہوں گے مگر ان کی مثال وہی ہے جس طرح ایک پھوڑا جو کہ پیپ سے خوب بھر گیا ہو ظاہری جانب سے چمک اٹھتا ہے اور باقی حصہ جسم سے بھی اس کی چمک دمک اور روشنی بڑھی ہوئی نظر آتی ہے مگر اندر اس کے پیپ اور گندہ مواد بھرے ہوتے ہیں۔ گناہ سے بچنے کے آثار بھی تو ساتھ ہوں۔ روشنی، دھوپ اور گرمی اس بات کے شاہد ہیں کہ آفتاب نکلا ہوا ہے مگر جو شخص کہ رات کے وقت کہتا ہے کہ آفتاب چڑھا ہوا ہے حالانکہ آفتاب کے آثار نہیں۔ اب بتاؤ کہ کوئی اس کی بات کو باور کرے گا؟ ہرگز نہیں۔ پس یہی حال ان لوگوں کا ہے جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لاتے ہیں۔ حالانکہ اس ایمان کے آثار یعنی گناہ سے بکلی نفرت اور پھر اس کے آثار کہ خدا تعالیٰ کے فیوض وبرکات اور تائیدات اور سچی پاکیزگی، تقویٰ اور طہارت ان میں مفقود ہوتے ہیں۔ یہ بات کہ انسان خدا تعالیٰ کی رضا کے خلاف کاموں سے بالکل دست کش ہو جائے اور گناہ اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی اسے آگ کھانے سے بھی بدتر نظر آوے اور خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں کسی دنیوی جاہ وجلال کا رعب داب اس پر اثر نہ کرے بلکہ یہ ماسویٰ اللہ کو بجز ارادۂ الٰہی کسی کے نفع اور ضرر پہنچانے میں ایک مرے ہوئے کیڑے کی طرح سمجھے اور ایسا ہو جاوے کہ اس کا سکون اور اس کی حرکت اور اس کے تمام افعال خدا تعالیٰ کی مرضی کے تابع ہو جاویں اور یہ اپنے آپ سے فنا ہو کر خدا میں محو ہو جائے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص594)

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ

6 بجے شام نشر ہوگا

پاکستان میں اوقات کی تبدیلی کی وجہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مورخہ 17 / اپریل 2009ء سے ایم ٹی اے پر براہ راست شام 6:00 بجے نشر ہوا کرے گا۔ احباب تبدیلی نوٹ فرمالیں۔

ماٹو شوریٰ 10-2009ء

(چھٹی شرط بیعت)

یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد)

کوئز مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

۞ شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان امسال ایک ''کوئز مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ'' کا انعقاد کر رہی ہے جس میں پاکستان بھر کے اضلاع سے دو خدام پر مشتمل ٹیم شامل ہو سکے گی۔ مقابلے میں اول، دوم اور سوم آنے والی ٹیموں کو حسب ذیل انعامات دیئے جائیں گے

اول : سیٹ روحانی خزائن+سند امتیاز+15 ہزار روپے
دوم: سیٹ روحانی خزائن+سند امتیاز+10 ہزار روپے
سوم: سیٹ روحانی خزائن+سند امتیاز+5 ہزار روپے

شرائط: اس مقابلہ میں پاکستان کے تمام اضلاع سے معیار عام کے خدام حصہ لے سکتے ہیں۔ یہ مقابلہ مجلس، ضلع اور علاقہ کی سطح پر بالترتیب منعقد کئے جائیں گے اور ان مقابلہ جات میں کامیاب ہونے والی ٹیم فائنل مقابلے میں حصہ لے سکے گی۔

نصاب: نصاب میں روحانی خزائن جلد 3 میں شامل کتب فتح اسلام، توضیح مرام اور ازالہ اوہام ہیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

اے قادیاں دارالاماں اونچا رہے تیرا نشاں

تاریخ کے اوراق میں ہے روشنی کا باب بھی
تم غور سے دیکھو اگر یہ زندگی کا باب بھی
خوش قسمتی لائی مجھے اس لمحہ موجود میں
تو دل نے فوراً کہہ دیا اک ان کہی کا باب بھی
خوشا کہ دل میں آ گیا پھر آج تیرا آستاں
اے قادیاں دارالاماں اونچا رہے تیرا نشاں

ہر سمت تھا آشوب جاں چاروں طرف تاریکیاں
اجڑا ہوا تھا گلستاں چھائی ہوئی فصلِ خزاں
مت پوچھئے اہل جہاں کس حال میں تھے سرگراں
غالب گروہ دشمناں تاراج بزم دوستاں
ہر آنکھ کو تھا انتظار مہدیٔ آخر زماں
اے قادیاں دارالاماں اونچا رہے تیرا نشاں

پھر یک بہ یک منظر کھلا اور آسماں روشن ہوا
آواز گونجی اسمعوا صوت السماء جاء المسیح
لو آ گیا وہ جس کے آنے سے جہاں روشن ہوا
گلشن میں مل کے بولتے تھے طوطیان خوش بیاں
اے قادیاں دارالاماں اونچا رہے تیرا نشاں

اس کو چنا میرے خدا نے دیں کی خدمت کے لئے
ساماں پیدا کر دیے خود اس کی نصرت کے لئے
بد خواہ دشمن کے ارادوں پر نظر رکھتے ہوئے
وہ ڈھال بن کے آ گیا اس کی حفاظت کے لئے
گمنام بستی کو کیا انوار کا سیل رواں
اے قادیاں دارالاماں اونچا رہے تیرا نشاں

اک اور جانب لے گئی ان پاک گلیوں کی ہوا
پھر چل پڑی جو تھم گئی تھی چودہ صدیوں کی ہوا
ادراک کی منزل پہ لائی کھینچ کر بوئے قبا
یعقوب کو ورنہ بہت تھی اس کی آہوں کی ہوا
ظاہر ہوا وہ حق پرستوں پر خدا کا رازداں
اے قادیاں دارالاماں اونچا رہے تیرا نشاں

اس نے کہا میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
میں فرق کچھ رکھتا نہیں اپنا ہے یا کہ غیر ہے
اک بات لازم ہے مگر جو آئے، آئے صدق سے
بیزار ہوں میں اس سے جس کو مصطفیٰؐ سے بَیر ہے
میں کون ہوں میری گواہی دے رہا ہے آسماں
اے قادیاں دارالاماں اونچا رہے تیرا نشاں

اس خاک کے ذروں میں تاثیر حسن و خوش ادا
جس جا جبیں کو رکھ دیا آواز آئی مرحبا
دل میں فروزاں ہے اگر اخلاص کی ہلکی سی لَو
بیت الدعا میں سر جھکا کے جو بھی مانگا مل گیا
اس کی صداقت کا نشاں یہ گوشہ عنبر فشاں
اے قادیاں دارالاماں اونچا رہے تیرا نشاں

تاروں بھری راتیں تری اجلے دنوں کی روشنی
تازہ ہوا چلنے لگی لے کر گلوں کی روشنی
ریشم فضائیں مُشک بُو اس یار کی مہکار سے
جس کے وجود پاک میں میٹھے سُروں کی روشنی
مہکے سدا گلشن ترا پھولوں سے بھربھر جھولیاں
اے قادیاں دارالاماں اونچا رہے تیرا نشاں

ڈاکٹر عبدالکریم خالدؔ

خطبہ جمعہ

گزشتہ واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح کوشش کرنے والوں کی، ان کی کسی نیکی کی وجہ سے ہدایت کی طرف راہنمائی کرتا ہے

حقوق اللہ، حقوق العباد اور اپنے نفس کے حق کی ادائیگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ یاد رکھنا ہے

آنحضرت ﷺ نے فرمایا مجھے لعنت، ملامت کرنے والا بنا کر مبعوث نہیں کیا گیا بلکہ میں خدا کی طرف سے باعث رحمت بنا کر مبعوث کیا گیا ہوں

ہدایت تو ہمیشہ آگے لے جاتی ہے۔ جوں جوں انسان ہدایت یافتہ ہوتا ہے اس کا مقام بڑھتا چلا جاتا ہے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 27/فروری 2009ء بمطابق 27/تبلیغ 1388 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس کے ذریعہ اُنہیں جو اس کی رضا کی پیروی کریں سلامتی کی راہوں کی طرف ہدایت دیتا ہے اور اپنے اِذن سے انہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکال لاتا ہے اور انہیں صراط مستقیم کی طرف ہدایت دیتا ہے۔............

(۔) کا خدا زندہ خدا ہے جو دنیا کی سلامتی اور ہدایت کے لئے ہر زمانہ میں اپنے خاص بندوں کو بھیجتا ہے تاکہ دنیا کو سیدھے راستے کی طرف چلائیں۔ لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ سعید فطرتوں کو ہدایت دیتا ہے۔ جو اس کی طرف بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں ان کو ہدایت دیتا ہے۔ جو ہدایت کی تلاش میں ہوتے ہیں اُنہیں ہدایت دیتا ہے۔

اس وقت مَیں آنحضرت ﷺ کے زمانے کے اور پھر (۔) اس زمانہ کے بعض واقعات پیش کروں گا جن سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح کوشش کرنے والوں کی ان کی کسی نیکی کی وجہ سے ہدایت کی طرف راہنمائی فرماتا ہے۔

آنحضرت ﷺ کے وقت میں طفیل بن عمرو ایک معزز انسان اور ایک عقلمند شاعر تھے جب وہ ایک دفعہ ایک مشاعرے کے سلسلہ میں مکّہ آئے (کاروبار کے لئے بھی آیا کرتے تھے تو بہرحال ایک سفر میں مکہ آئے) تو قریش کے بعض لوگوں نے انہیں کہا کہ اے طفیل! آپ ہمارے شہر میں آئے ہیں تو یاد رکھیں کہ اس شخص (یعنی آنحضرت ﷺ کا نام لے کے کہا) نے (نعوذ باللہ) ایک عجیب فتنہ برپا کر رکھا ہے اور اس نے ہماری جمعیت کو منتشر کر دیا ہے۔ بھائی کو بھائی سے لڑا دیا، باپ کو بیٹے سے لڑا دیا، ماں بچوں کو علیحدہ کر دیا۔ بہرحال انہوں نے کہا کہ وہ بڑے جادو بیان ہیں اور اس وجہ سے لوگ ان کی باتوں میں آ جاتے ہیں۔ آپ قوم کے سردار بھی ہیں اس لئے ان سے بچ کے رہیں اور ان کی کوئی بات نہ سنیں۔(۔)

بہرحال طفیل کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے اتنی تاکید کی کہ مَیں نے پکا ارادہ کر لیا کہ مَیں آنحضرت ﷺ کے قریب بھی نہیں پھٹکوں گا اور اس وجہ سے کہ کہیں غیر ارادی طور پر ان کی آواز میرے کان میں نہ پڑ جائے، مَیں نے اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لی۔ کہتے ہیں کہ جب مَیں خانہ کعبہ میں پہنچا تو مَیں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔ غیر ارادی طور پر یا ارادۃً بہرحال کہتے ہیں کہ مَیں قریب جا کے کھڑا ہو گیا اور آپؐ کی تلاوت کے چند الفاظ باوجود اس روئی ٹھونسنے کے میرے کان میں پڑ گئے اور مجھے یہ کلام بڑا اچھا لگا۔ تو مَیں نے اپنے دل میں کہا کہ میرا برا ہو کہ مَیں ایک عقلمند شاعر ہوں اور برے بھلے کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ آخر اس شخص کی بات سننے میں کیا حرج ہے؟ اگر اچھی بات ہو گی تو مَیں اسے قبول کر لوں گا اور بری ہو گی تو چھوڑ دوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے آخر مجھے عقل دی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو نیک فطرتوں کی اس طرح راہنمائی فرماتا ہے۔ بہرحال کہتے ہیں کچھ دیر مَیں نے انتظار کیا؟ آنحضرت ﷺ عبادت سے فارغ ہوئے اور اپنے گھر کی طرف تشریف لے گئے تو مَیں بھی آپؐ کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ آنحضرت ﷺ جب اپنے گھر میں داخل ہونے لگے تو مَیں نے کہا اے محمد! ﷺ۔ آپؐ کی قوم نے مجھے آپؐ کے بارے میں یہ کہا ہے کہ بڑے جادو بیان ہیں۔ گھروں میں آپس میں پھوٹ ڈال دی ہے۔ قوم میں لڑائی اور فتنہ و فساد برپا کر دیا ہے اور اتنا ڈرایا ہے کہ مَیں نے اس وجہ سے اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لی ہے کہ کہیں آپؐ کی کوئی آواز میرے کان میں نہ پڑ جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر بھی مجھے آپؐ کا کلام سنوا دیا اور جو میں نے سنا ہے وہ بڑا عمدہ کلام ہے۔ مجھے اور کچھ بتائیں۔ طفیل کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اسلام کے بارے میں مزید کچھ بتایا اور قرآن شریف پڑھ کے سنایا۔ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! مَیں نے اس سے خوبصورت کلام اور اس سے زیادہ صاف اور سیدھی بات کوئی نہیں دیکھی۔ تو یہ سننے کے بعد پھر مَیں نے اسلام قبول کر لیا اور کلمہ پڑھ لیا۔ پھر مَیں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ مَیں قوم کا سردار ہوں اور امید ہے میری قوم میری بات مانے گی۔ مَیں واپس جا کے اپنی قوم کو اسلام کی تبلیغ کروں گا۔ آپؐ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامیابی عطا فرمائے اور اس کے مقابلے میں مجھے کوئی تائیدی نشان بھی بتائیں۔ تو آنحضرت ﷺ نے ایک دعا کی اور مَیں اپنی قوم کی طرف واپس لوٹا۔ روایت میں ہے کہ جب مَیں جا رہا تھا تو ایک گھاٹی پہ پہنچا جہاں آبادی کا آغاز ہوتا ہے۔ مَیں نے جیسے روشنی سی محسوس کی، دیکھا کہ میرے ماتھے پر آنکھ کے درمیان کوئی چیز چمک رہی ہے۔ تو مَیں نے دعا کی کہ اے اللہ! یہ نشان میرے چہرے کے علاوہ کہیں دکھا دے کیونکہ اس سے تو میری قوم والے کہیں گے کہ تمہارا چہرہ بگڑ گیا ہے۔ تو کہتے ہیں وہی روشنی کا نشان میری جو سوٹی تھی یا چابک تھی اس کے سرے پر ظاہر ہوا اور جب مَیں سواری سے اتر رہا تھا تو لوگوں نے اس نشان کو دیکھا۔ بہرحال اپنے قبیلے میں پہنچے۔ انہوں نے کہا اگلے دن میرے والد مجھے ملنے آئے تو مَیں نے کہا کہ میرا اور آپ کا تعلق آج سے ختم ہے، انہوں نے کہا وجہ؟ مَیں نے کہا مَیں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور آنحضرت ﷺ کی بیعت میں آ گیا ہوں۔ تو والد نے کہا کہ مجھے بھی بتاؤ کیا ہے؟ مَیں نے انہیں کہا کہ جائیں پہلے غسل کریں۔ وہ غسل کر کے، نہا دھو کے آئے۔ مَیں نے انہیں اسلام کی تعلیم کے بارہ میں بتایا۔ انہوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ پھر میری بیوی میرے پاس آئی۔ اس کو بھی میں نے یہی کہا کہ تمہارا میرے سے تعلق ختم ہو گیا ہے اور مَیں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ اس نے بھی یہی بات کی۔ اس کو بھی مَیں نے کہا کہ تم پہلے صاف

ستھری ہو کے آؤ تاکہ تمہیں اسلام کی تعلیم دوں۔ خیر وہ بھی اسی طرح آ ئی اور اسلام قبول کر لیا۔

کچھ عرصے بعد پھر انہوں نے اپنی قوم کو بھی تبلیغ شروع کر دی۔ یہ دوس قبیلہ کے تھے۔ لیکن بڑی سخت مخالفت ہوئی۔ یہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی کہ قبیلہ تو میری بڑی مخالفت کر رہا ہے۔ آپؐ میرے قبیلے کے لوگوں کے خلاف بددعا کریں۔ تو آنحضرت ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی کہ اے اللہ! دوس کے قبیلے کو ہدایت عطا فرما۔ پھر آپ کو فرمایا کہ واپس جائیں اور بڑی نرمی سے اور پیار سے اپنے قبیلے کو تبلیغ کریں۔ بہرحال کہتے ہیں میں تبلیغ کرتا رہا۔

(السیرۃ النبویہ لابن ھشام قصۃ اسلام طفیل بن عمرو الدوسی صفحہ 277-278)

اس عرصہ میں آنحضرت ﷺ مکّہ سے ہجرت کر گئے اور وہاں جا کے بھی کفار مکّہ نے اسلام کے خلاف بڑی شدت سے حملے شروع کر دیئے تو کہتے ہیں کہ جب جنگ احزاب ہوئی تو اس کے بعد میرے قبیلے کے کافی لوگوں نے اسلام قبول کر لیا اور بڑی تعداد اسلام میں داخل ہو گئی۔ طفیل بن عمرو، جو طفیل بن عمرو دوسی کہلاتے ہیں اس کے بعد پھر یہ 70 خاندانوں کے ساتھ مدینے میں ہجرت کر گئے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اسی قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔

پس ہدایت کی جو دعا آنحضرت ﷺ نے کی اس کا ایک وقت اللہ تعالیٰ نے رکھا ہوا تھا۔ کئی سالوں کے بعد جا کر اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمایا اور قبیلہ مسلمان ہو گیا۔ اس طرح آنحضرت ﷺ نے کبھی جلد بازی سے کام نہیں لیا۔

طائف کے سفر پہ گئے تھے وہاں بھی جب فرشتوں نے پہاڑ گرانے کے لئے کہا تو آنحضرت ﷺ نے ہدایت کی دعا ہی مانگی تھی کہ اس قوم میں سے لوگ ہدایت پائیں گے۔ تو یہ تھا آپؐ کا طریقہ۔ اسی لئے آپ نے یہ دعا بھی ہمیں سکھائی ہے۔ اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ(۔)

(الشفا لقاضی عیاض جلد اول صفحہ 61۔ الباب الثانی فی تکمیل محاسنہ)

یہ دعا اس زمانے کے لئے بھی ہے۔ پڑھتے رہنی چاہئے۔ جب آپ نے دعویٰ کیا تو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کی مخالفت بڑھی ہوئی تھی اور جیسا کہ پیشگوئیوں میں تھا اللہ تعالیٰ نے آپ کی تائید میں طاعون کا نشان بھی دکھایا۔ لیکن جب یہ نشان ظاہر ہوا تو اس وقت باوجود اس کے کہ یہ نشان آپ کی تائید میں ظاہر ہوا تھا آپ کی طبیعت میں ایک بے چینی اور اضطراب تھا اور لوگوں کی ہمدردی کے جذبہ سے بعض دفعہ آپ کی حالت غیر ہو جاتی تھی۔

آپ کی دعاؤں کا نقشہ، جس طرح آپ قوم کے لئے تڑپ کر دعا کرتے تھے، حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے مولوی عبدالکریم صاحب کے حوالے سے بیان کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ان دنوں مَیں بیت الدعا کے اوپر حجرے میں تھا اور اس جگہ کو مَیں خاص طور پر بیت الدعا کے لئے استعمال کیا کرتا تھا اور وہاں حضرت مسیح موعود کی حالت دعا میں گریہ وزاری کو سنا کرتا تھا۔ آپ کی آواز میں اس قدر درد اور سوزش تھی کہ سننے والے کا پِتّہ پانی ہوتا تھا اور آپ اس طرح آستانہ الٰہی پر گریہ وزاری کرتے تھے جیسے کوئی عورت دردِ زہ سے بے قرار ہو۔ وہ فرماتے تھے کہ مَیں نے غور سے سنا تو آپ مخلوق الٰہی کے لئے طاعون کے عذاب سے نجات کے لئے دعا کرتے تھے۔ کہ الٰہی! اگر یہ لوگ طاعون کے عذاب سے ہلاک ہو جائیں گے تو پھر تیری عبادت کون کرے گا؟

یہ خلاصہ اور مفہوم ہے اس روایت کا جو مولوی عبدالکریم صاحب نے بیان کی کہ باوجودیکہ طاعون کا عذاب حضرت مسیح موعود کی تکذیب اور انکار کے باعث ہی آیا تھا مگر آپ مخلوق کی ہدایت اور ہمدردی کے لئے اس قدر بے چین اور حریص تھے کہ اس عذاب کے اٹھائے جانے کے لئے گہری سنسان رات میں، تاریکی میں، رو رو کر دعائیں کر رہے ہیں جبکہ باقی دنیا آرام سے سو رہی تھی۔ تو یہ تھا آپ کا شفقت علیٰ خلق اللہ کا رنگ اور بے نظیر نمونہ۔ بہرحال طاعون کا جو یہ نشان تھا، یہ بھی بہت سوں کے لئے ہدایت کا باعث بنا۔ حضرت مسیح موعود اپنے بیان میں کس طرح بے چینی کا اظہار کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ:

''اکثر دلوں پر حُبِّ دنیا کا گرد بیٹھا ہوا ہے۔ خدا اس گرد کو اٹھاوے۔ خدا اس ظلمت کو دور کرے۔ دنیا بہت ہی بے وفا اور انسان بہت ہی بے بنیاد ہے۔ مگر غفلت کی سخت تاریکیوں نے اکثر لوگوں کو اصلیت کے سمجھنے سے محروم رکھا ہے۔ .... خداوند کریم سے یہی تمنا ہے کہ اپنے عاجز بندوں کی کامل طور پر دستگیری کرے اور جیسے انہوں نے اپنے گزشتہ زمانہ میں طرح طرح کے زخم اٹھائے ہیں، ویسا ہی ان کو مرہم عطا فرماوے اور ان کو ذلیل اور رسوا کرے جنہوں نے نور کو تاریکی اور تاریکی کو نور سمجھ لیا ہے اور جن کی شوخی حد سے زیادہ بڑھ گئی اور نیز ان لوگوں کو بھی نادم اور منفعل کرے جنہوں نے حضرت احدیت کی توجہ کو جو عین اپنے وقت پر ہوئی غنیمت نہیں سمجھا اور اس کا شکر ادا نہیں کیا۔ بلکہ جاہلوں کی طرح شک میں پڑے۔ سو اگر اس عاجز کی فریادیں ربّ العرش تک پہنچ گئی ہیں تو وہ زمانہ کچھ دور نہیں جو نور محمدی اس زمانے کے اندھیروں پر ظاہر ہو اور الٰہی طاقتیں اپنے عجائبات دکھلائیں''۔

(مکتوبات احمدیہ جلد اول مکتوب نمبر 5 بنام میر عباس علی صاحب محررہ 9/فروری 1883ء)۔ (بحوالہ سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 551)

بہرحال آج ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فریادوں کو قبول فرمایا اور آپ کی تائید میں جو نشانات دکھائے اس کے نتیجے بھی ظاہر ہو رہے ہیں اور کس طرح قبولیت احمدیت کے نظارے دکھا رہا ہے۔ لوگوں کے دلوں کو کس طرح مائل کرتا ہے اس کے بھی بعض واقعات ہیں۔

ملک صلاح الدین صاحب ایم اے، مولوی رحیم اللہ صاحب کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ یہ اس زمانے کی بات ہے کہ مولوی رحیم اللہ صاحب اعلیٰ درجہ کے موحّد تھے۔ آپ کو اکثر فقراء اور سجادہ نشینوں کی خدمت میں حاضر ہونے کا اتفاق ہوا مگر سب کو شرک کے کسی نہ کسی رنگ میں ملوث پایا اور آپ کا دل کسی کی بیعت کے لئے آمادہ نہ ہوا۔ حتیٰ کہ اخوند صاحب سوات کا بھی شہرہ سن کر اتنا لمبا سفر طے کر کے وہاں پہنچے اور بیعت کے لئے عرض کی۔ اخوند صاحب نے مولوی صاحب کو اپنی صورت کا تصور دل میں رکھنے کی تلقین کی۔ اس پر آپ چشم پُر آب ہو گئے اور کہا افسوس میرا اتنا دور دراز کا سفر اختیار کرنا رائیگاں گیا۔ اخوند صاحب بھی شرک کی ہی تلقین کرتے ہیں اور بغیر بیعت کئے واپس لوٹے۔

مولوی صاحب صوفی منش اور سادہ طبیعت کے تھے۔ طبیعت میں بڑا انکسار تھا۔ خلوت پسند تھے۔ عاشق قرآن اور حدیث تھے۔ باخدا بزرگ تھے۔ حضرت مسیح موعود سے خاص مناسبت اور عشق تھا۔ بہرحال بعد میں جب حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آئے تو ان کا یہ حال تھا (جو روایت کرنے والے ہیں، کہتے ہیں) کہ ''کئی بار نماز پڑھاتے ہوئے عالم بیداری میں آپ کو کشفی حالت طاری ہوئی اور نیز آپ کو .... کی زیارت بار بار رویا و کشوف میں ہوئی۔ حضرت مسیح موعود کی صداقت آپ پر نہایت عجیب اور بیّن الہام رویاء اور کشف سے واضح ہوئی تھی۔ چنانچہ فرماتے تھے کہ مَیں نے حضرت کے دعاوی کے متعلق استخارہ کیا تو جواب میں ایک ڈولا (یعنی پالکی سی تھی) کو آسمان سے اترتے ہوئے دیکھا اور میرے دل میں القاء ہوا کہ حضرت مسیح آسمان سے اتر آئے ہیں۔ جب پالکی کا پردہ اٹھا کر دیکھا تو اس کے اندر حضرت .... کو پایا۔ تب مَیں نے بیعت کر لی۔

(ماخوذ از رفقاء احمد جلد اول صفحہ 65-66)

پھر خلافت ثانیہ میں فجی کا ایک واقعہ ہے۔

''جزائر فجی میں احمدیت کے چرچے اور احمدیہ مشن کے قیام سے پہلے وہاں عیسائیت کا بڑا زور تھا اور حضرت عیسیٰؑ کی آسمان سے آمد کے عیسائی بھی .... کی طرح منتظر تھے۔ بشیر خان صاحب لکھتے ہیں کہ اس کی وجہ سے میرے دل میں خیال گھر کرنے لگا کہ عیسائیت سچی ہے اور عیسائی ہو جانے میں کوئی حرج نہیں۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ مَیں ابھی عیسائی نہیں ہوا تھا بلکہ

سوچ ہی رہا تھا کہ مجھے خواب میں ایک نہایت بزرگ انسان ملے۔انہوں نے بڑے جلال سے مجھے فرمایا ''محمد بشیر ہوش کرو جس شخص کی تمہیں تلاش ہے............ دنیا میں ظاہر ہو چکا ہے''۔اس وقت جزائر فجی کے پہلے (ـ) جناب شیخ عبدالواحد صاحب فجی میں آچکے تھے اور یہ لکھتے ہیں کہ میرے والد محترم مولوی محمد قاسم صاحب بھی بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو چکے تھے لیکن میرا اس طرف رجحان نہیں ہوتا تھا۔تاہم اس خواب کے بعد میرا رجحان اس طرف (جماعت کی طرف) ہوا اور مَیں نے اپنے والد صاحب کی طرح شرح صدر سے بیعت کر لی۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کر لینے کے بعد مجھے (ـ) سے ایسی محبت اور لگاؤ پیدا ہو گیا اور ایسا فہم و فراست اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا کہ مَیں عیسائیوں کے سامنے نہایت جرأت اور یقین سے (ـ) کی حقانیت اور عیسائیت کے بطلان ثابت کرنے کے لئے کھڑا ہو جایا کرتا تھا۔

(روح پرور یادیں۔صفحہ 142)

پھر خلافت ثانیہ کے زمانے کا ہی ایک اور واقعہ ہے۔سیرالیون کے ابتدائی احمدی دوست پا سانفاتُولا (Sanfatula) پر عجیب رنگ میں اللہ تعالیٰ نے خواب کے ذریعہ سے احمدیت کی صداقت کا انکشاف فرمایا۔کہتے ہیں کہ ''1939ء کے دوران ایک موقع پر جبکہ میں لُونیاں باؤ ماہون ریاست کے ایک گاؤں میں رہائش رکھتا تھا مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مالکیہ (ـ) کے ارد گرد سے گھاس صاف کر رہا ہوں'' (افریقہ میں عموماً مالکی فرقہ کے لوگ زیادہ ہیں جو ہاتھ چھوڑ کر نمازیں پڑھتے ہیں۔) کہتے ہیں ''جب مَیں نے کچھ دیر کام کر کے تھکان محسوس کی تو (ـ) کے قریب ہی ایک پام کے درخت کے نیچے ذرا سستانے کے لئے کھڑا ہو گیا۔اسی اثناء میں کیا دیکھتا ہوں'' (یہ سارا خواب کا ذکر چل رہا ہے) ''کہ میرے سامنے کی جانب سے سفید رنگ کے ایک اجنبی دوست ہاتھ میں قرآن کریم اور بائبل پکڑے میری طرف آ رہے ہیں۔میرے قریب پہنچ کے انہوں نے السلام علیکم کہا اور پھر مجھ سے دریافت کیا کہ اس (ـ) کے امام کون ہیں۔مَیں انہیں ملنا چاہتا ہوں۔اس پر مَیں ان سے رخصت لے کر امام (ـ) کو بلانے چلا گیا جن کا نام الفا (Alpha) تھا۔ہم واپس آئے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ (ـ) میں ایک سایہ دار کھڑکی سی تیار ہو چکی ہے اور وہ اجنبی شخص ہماری (ـ) میں خود امام کی جگہ پر محراب میں کھڑے ہیں۔ہم دیکھتے ہیں کہ انہوں نے ہم دونوں کو حکم دیا کہ اس سایہ دار جگہ میں بیٹھ کر ہم انہیں قرآن سنائیں۔ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ وہ اجنبی شخص (ـ) سے نکل کر ہمارے پاس آئے اور ہمارے امام سے مخاطب ہو کر کہا کہ مَیں تمہیں نماز کا صحیح طریق سکھانے کے لئے آیا ہوں۔اس پر میری آنکھ کھل گئی۔بیدار ہو گیا اور صبح ہوتے ہی اس کا ذکر مَیں نے اپنے (ـ) دوستوں سے کر دیا''۔

پھر بیان کرتے ہیں کہ ''اس خواب کے قریباً ایک ہفتہ بعد صبح کے وقت مَیں نے اپنی کدال لی اور اپنی اسی مالکیہ (ـ) کے صحن میں گھاس صاف کرنے لگا۔قریباً نصف گھنٹے کے کام کے بعد مَیں نے کچھ تھکان سی محسوس کی اور قریب ہی ایک پام کے درخت کے سائے کے نیچے آرام سے کھڑا ہو گیا۔ابھی چند منٹ گزرے تھے کہ کیا دیکھتا ہوں کہ سامنے سے الحاج مولانا نذیر احمد علی صاحب تشریف لا رہے ہیں۔آپ نے قریب آ کے مجھے السلام علیکم کہا اور رہائش کے لئے جگہ وغیرہ دریافت کی۔کہتے ہیں کہ یہ بات اس لئے تعجب انگیز تھی کہ جو خواب مَیں نے ابھی چند یوم پہلے دیکھا تھا بعینہ وہ آج اسی طرح پوری ہو رہی تھی۔(یعنی مولوی الحاج نذیر احمد علی صاحب ہی وہ بزرگ تھے جو خواب میں مجھے دکھائے گئے تھے۔اور لباس بھی تقریباً وہی تھا جو انہوں نے خواب میں پہنا ہوا تھا)۔سو میرے لئے ایسے مہمان کی خدمت ایک خوش قسمتی تھی لہٰذا مَیں آپ کو کسی اور جگہ ٹھہرانے کی بجائے اپنے گھر لے گیا اور خالی کر کے گھر پیش کر دیا۔اس کے بعد اپنے (ـ) دوستوں کو بلایا اور انہیں بتایا کہ جو مَیں نے خواب دیکھا تھا اور تمہیں سنایا تھا وہ پورا ہو گیا ہے وہ بزرگ تشریف لے آئے ہیں اور میرے گھر میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور کچھ دنوں کے بعد مَیں تو احمدی ہو گیا۔اس کے بعد ان کی (ـ) سے اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور گاؤں کے اکثر (ـ) جو تھے وہ احمدی ہو گئے۔

(ماخوذ از روح پرور یادیں۔ صفحہ 214)

یہ تو مَیں نے 60,50,40 سال پہلے کی باتیں بتائی ہیں۔اس زمانہ میں بھی دلوں کو اللہ تعالیٰ صاف کرتا ہے، پاک کرتا ہے، ہدایت دیتا ہے۔اب مَیں گزشتہ تین چار سال کے بعض واقعات بتاتا ہوں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کا سامان فرمایا، کس طرح تائیدات عطا فرمائیں۔حضرت مسیح موعود کی تائید میں نشانوں کی ابھی بھی کمی نہیں ہے۔شرط صرف یہ ہے کہ انسان پاک دل ہو اور نیک نیتی کے ساتھ ہدایت تلاش کرنے والا ہو۔

مکرم حداد عبدالقادر صاحب (یہ الجزائر کے ہیں) کہتے ہیں کہ 2004ء میں رمضان المبارک میں خواب میں دیکھا کہ ایک شخص نے مجھے کہا: آؤ مَیں تمہیں (ـ) زیارت کے لئے لے چلتا ہوں۔مَیں نے دیکھا کہ تقریباً ایک میٹر اونچی دیوار کے پیچھے (ـ) کھڑے ہیں۔آپ مجھے دیکھ کر مسکرائے۔پھر دیکھا (ـ) دیوار کے مابین ایک گندمی رنگ کا شخص کھڑا ہے جس کی سیاہ گھنی داڑھی ہے۔(ـ) اس آدمی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔پھر آپ مشرقی جانب ایک نور کی طرف چلے جاتے ہیں جبکہ یہ شخص اسی جگہ کھڑا رہتا ہے۔

کہتے ہیں چار سال بعد 2008ء میں اتفاقاً آپ کا چینل دیکھا تو اس پر مجھے اس شخص کی تصویر نظر آئی جس کو مَیں نے خواب میں آپ کے ساتھ دیکھا تھا اور یہ حضرت مسیح موعود کی تصویر تھی۔ چنانچہ انہوں نے اسی وقت بیعت کر لی۔

اسی طرح مصر کی ایک خاتون ہیں ھالہ محمد الجوھری صاحبہ۔یہ کہتی ہیں مَیں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت امام مہدی اور آپ کی جماعت پانی کے اوپر چل رہے ہیں۔تو مَیں نے درخواست کی کہ مجھے بھی شرف مصاحبت بخشیں۔انہوں نے کہا کہ واپسی پر ہم آپ کو ساتھ لے چلیں گے۔(یعنی مجھے بھی ساتھ شامل کر لیں تو انہوں نے کہا واپسی پہ لے چلیں گے)۔اس رویاء کے بعد مَیں نے صوفی ازم میں حق کی تلاش شروع کی لیکن اطمینان نہ ہوا۔تو مَیں نے کہا میرے خواب سے مراد صوفی فرقہ نہیں ہوسکتا۔باوجود اس کے کہ ان لوگوں کا اصرار تھا کہ مَیں نے انہی کو خواب میں دیکھا ہے۔کہتی ہیں گھر آ کے مَیں ٹی وی چینل دیکھنے لگی۔یہاں تک کہ ایم ٹی اے العربیہ نظر آ گیا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ مَیں نے اس چینل پہ وہی شخص دیکھا جس کو خواب میں دیکھا تھا کہ وہ امام مہدی ہے اور پانی پہ چل رہا ہے۔

پھر عراق کے عبدالرحیم صاحب فنجان کہتے ہیں کہ مَیں نے کچھ عرصہ قبل خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود مجھے کہتے ہیں کہ تم ہمارے آدمی ہو۔لہٰذا تمہیں بیعت کر لینی چاہئے۔سو مَیں اب بیعت کر رہا ہوں۔

یہ واقعات چند سال کے، دو تین سال کے اور مختلف علاقوں کے بتا رہا ہوں۔

اسی طرح ماریشس ایک دور دراز جزیرہ ہے وہاں سے ہمارے (ـ) نے لکھا کہ ماریشس کے ساتھ ایک چھوٹا سا جزیرہ روڈرگ ہے۔اس جزیرے کی 36 ہزار کی آبادی ہے اور سارا جزیرہ ہی کیتھولک ہے۔کہتے ہیں کہ روڈرگ کے دورہ کے دوران ایک دن صبح جب میں (ـ) کے لئے نکلا تو ایک زیر (ـ) عیسائی لڑکے کو بھی لے لیا اور جزیرے کی دوسری جانب اس لڑکے کی والدہ اور نانی کے پاس بغیر کسی اطلاع کے پہنچے۔گھر میں داخل ہونے پر ہم نے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا اور (ـ) شروع کر دی۔لڑکے کی نانی کہنے لگیں کہ آپ جو پیغام لائے ہیں وہ بالکل سچ ہے اور مَیں اسے قبول کرتی ہوں کیونکہ گھر میں سب موجود لوگ میرے گواہ ہیں اور مَیں نے یہ خواب انہیں آپ کے آنے سے قبل سنا دی تھی کہ اجنبی لوگ آئے ہیں اور مَیں ان کا ہاتھ پکڑ کر کہہ رہی ہوں کہ یہ رشتہ مجھے منظور ہے۔کہنے لگیں کہ جب آپ میرے گھر کی طرف آ رہے تھے تو مَیں اپنے کمرے سے آپ کو دیکھ کر کہہ رہی تھی کہ یہ تو بالکل وہی لوگ ہیں جو میں نے خواب میں دیکھے تھے۔پھر کہتے ہیں

کہ دو دنوں بعد ہم دوسری مرتبہ گئے اور قرآن کریم اور رسائل اور تصاویر کا تحفہ پیش کیا۔ پھر تیسری مرتبہ گئے اور بیعت فارم لے کر گھر گئے اور شرائط بیعت پڑھ کر سنائیں تو اس عورت کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کہنے لگیں کہ مجھے اس فارم کے پُر کرنے میں ذرا بھی تردّد نہیں۔ کیونکہ کل رات مَیں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میرے سامنے دو کاغذ لائے گئے ہیں اور بعینہ اسی طرح جیسے آج اس وقت آپ کے ہاتھ میں لمبائی کے رخ پر فولڈ ہیں مَیں نے خواب میں انہیں دیکھا۔ اور یہ لوگ جو آپ کے سامنے بیٹھے ہیں میری خواب کے گواہ ہیں جو کل مَیں سنا چکی ہوں۔ اپنے گھر والوں کو انہوں نے سنا دی تھی۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کی۔

یہ چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ مَیں بھی یہاں گیا ہوا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب یہاں جماعت کی دو (۔) ہیں اور لوگ آہستہ آہستہ عیسائیت سے احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔

امریکہ سے ایک واقعہ ہے۔ ہمارے (۔) نے لکھا ہے کہ میکسیکن نژاد (Mexican) پانچ افراد پر مشتمل فیملی نے احمدیت قبول کی۔ اس فیملی میں جو خاتون ہیں ان کا نام Jauredui Marielov ہے۔ ان کو مُری نام سے بلاتے ہیں۔ انہوں نے اپنا خواب اس طرح سنایا کہ اگرچہ ان کا تمام خاندان کیتھولک ہے لیکن اس نے عیسائیت پر کبھی عمل نہیں کیا۔ جب ان کی عمر 27 سال کی ہوئی تو انہیں ایک تکلیف ہوئی اور یہ ہسپتال گئیں۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے دعائیں مانگنی شروع کیں اور مَیں ہمیشہ ایک خدا سے ہی دعائیں مانگتی تھی۔ ایک دن خواب میں مَیں نے حضرت مسیح موعود کی تصویر ایک شیشے پر دیکھی اور اپنے ہاتھ اس پر لگائے کہ مجھے صحت یابی نصیب ہو تو اس دن سے آج تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت یاب ہوں۔ وہ تصویر ایک شیشے کی مانند تھی اور مَیں آج تک اسے بھلا نہیں سکی۔ وہ کہتی ہیں کہ اس کے بعد میری ملاقات میکسیکن نژاد احمدی خاتون سے ہوئی۔ انہوں مجھے کتب پڑھنے کے لئے دیں اور احمدیت کا تعارف کرایا۔ ان کتابوں میں مَیں نے حضرت مسیح موعود کی تصویر دیکھی اور تصویر دیکھ کر مجھ پر عجیب کیفیت طاری ہوئی۔ میرے آنسو بہ پڑے اور مَیں تصویر دیکھ کر روتی رہی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حق شناخت کرنے کی توفیق دی ہے اور پھر انہوں نے اپنے خاوند اور بچوں کے ساتھ احمدیت قبول کی۔ یہ پڑھی لکھی خاتون ہیں۔

پھر اسی طرح ہمارے بلغاریہ کے (۔) لکھتے ہیں۔ (آپ دیکھیں کہ دنیا میں ہر جگہ پر کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہدایت کے سامان پیدا فرما رہا ہے) کہ ایک دوست اولیک (Olek) صاحب کافی عرصہ پہلے زیر (۔) تھے۔ عیسائی تھے۔ ان کی بیوی پہلے احمدی ہو چکی ہیں لیکن یہ احمدی نہیں ہوتے تھے۔ اس کی وجہ ان کا خاندان بھی تھا جو عیسائی ہے اور چرچ کی دیکھ بھال کا کام ان کے سپرد ہے۔ 2005ء کے جلسہ سالانہ جرمنی میں ان کو شمولیت کی دعوت دی اس پر یہ مع اہلیہ کے شریک ہوئے (اس وقت انہوں نے مجھ سے ملاقات بھی کی تھی)۔ واپسی پہ بہت متاثر تھے لیکن بیعت نہیں کر رہے تھے۔ ایک دن ہمارے سنٹر آئے اور کہنے لگے کہ میں نے بیعت کرنی ہے اور مَیں احمدی ہونا چاہتا ہوں۔ مَیں نے پوچھا کہ اب کیا وجہ ہے اتنی جلدی کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ آج دوسری رات ہے کہ لگاتار خلیفۃ المسیح (میرا بتایا) خواب میں آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اولیک اگر تم میرے پاس نہیں آتے تو مَیں خود تمہارے پاس آ جاتا ہوں۔ اس طرح میرے گھر تشریف لاتے ہیں۔ مجھے شرمندگی ہوتی ہے۔ مَیں نے ارادہ کیا ہے اور آج مَیں احمدیت میں داخل ہو گیا ہوں۔ اس طرح بھی اللہ تعالیٰ ہدایت فرماتا ہے۔

کویت کے عبدالعزیز صلاح صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ عید کی رات خواب میں حضرت مسیح موعود کو دیکھا۔ منظر یوں تھا کہ گویا خاکسار امتحان دے رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے آ کر مجھ سے امتحان کا پرچہ پکڑ لیا جبکہ وہاں امتحان دینے والے اور بہت سارے لوگ تھے۔ حضرت مسیح موعود نے میرے پرچے پر ٹِک کا نشان لگا دیا۔ اس کے بعد مَیں نے دیکھا کہ ایک (۔) میں (میرے متعلق کہا کہ) خلیفۃ المسیح الخامس کے ساتھ ہوں۔ میری طرف دیکھ رہے ہیں اور (۔) لوگوں سے بھری ہوئی ہے۔ فرش پر بیٹھا ہوں اور لوگ بیعت کر رہے ہیں۔ تو مَیں نے بھی قریب جا کے کمر پر ہاتھ رکھ کے بیعت کر لی۔

ماسکو سے ہمارے (۔) نے لکھا کہ عزت اللہ صاحب 27 مئی کو مشن ہاؤس آئے اور بیعت کرنے کی خواہش کا اظہار کیا، کہا کہ آج میری بیعت ضرور لے لیں۔ کیونکہ رات میری خواب میں حضرت مسیح موعود آئے ہیں اور اس کے بعد مزید دیر نہیں کرنا چاہتا۔ انہوں نے کافی جذباتی رنگ میں اپنا خواب بیان کرتے ہوئے کہا کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک غیر ہموار راستے پر ایک بس میں سوار سفر کر رہا ہوں اور مَیں بس کے پچھلے حصے میں کھڑا ہوں۔ یکدم بس کی رفتار تیز ہو گئی اور وہ راستے سے لڑھک گئی اور پچھلا حصہ نیچے کھائی کی طرف ہو گیا تو مَیں اوپر جانے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن اوپر پہنچ نہیں سکتا۔ اچانک مَیں نے حضرت مسیح موعود کی شبیہ کو دیکھا کہ وہ آئے اور اپنا دایاں ہاتھ میری طرف بڑھایا اور فرمایا کہ میرے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑ لو تم ہلاک نہیں ہو گے۔ کہتے ہیں کہ مَیں کیسے پکڑوں؟ مجھ میں اتنی طاقت نہیں ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود نے خود ہی اپنا ہاتھ پکڑ کر مجھے اوپر کھینچ لیا۔ کہتے ہیں کہ پھر مَیں ہموار رستے پر چلنا شروع کر دیتا ہوں۔

اسی طرح بورکینا فاسو کے سانو اسحاق صاحب ہیں جو بیان کرتے ہیں کہ ہمارے محلے کی (۔) میں غیر از جماعت امام نے احمدیت کے خلاف خطبہ دیا اور ریڈیو احمدیہ سننے سے بڑی سختی سے منع کیا۔ (۔) کہتے ہیں کہ مَیں نے امام سے کہا کہ اگر ہم یہ ریڈیو سنیں گے نہیں تو ہمیں حقیقت کا کیا علم ہو گا۔ امام صاحب کہنے لگا کہ نہیں بالکل نہیں سننا۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ بہرحال کہتے ہیں کہ مَیں نے کہا اچھا ایک طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ اس پر تمہیں اتفاق ہونا چاہئے کہ وہاں بورکینا فاسو میں بوبوجلاسو شہر جو ہے اس میں جتنے بھی (۔) کے فرقے ہیں ان کے نام پرچیوں پہ لکھ کے کسی بچے سے قرعہ اٹھواتے ہیں اور جس کا بھی قرعہ بچے نے اٹھایا اور پرچی پر نکل آیا تو ہم سمجھیں گے کہ وہ جماعت سچی ہے۔ کہتے ہیں، خیر ہم نے جتنے بھی فرقے تھے ساروں کے نام لکھے۔ بچے کو بلایا اس سے پرچی اٹھوائی تو اس پر لکھا ہوا تھا جماعت احمدیہ۔ پھر امام صاحب کو تسلی نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا: نہیں ایک دفعہ اور کرو۔ دوسری دفعہ اٹھایا پھر نام نکلا جماعت احمدیہ۔ پھر تسلی نہیں ہوئی۔ پھر تیسری دفعہ اٹھایا۔ آخر امام صاحب بڑے پریشان ہوئے مگر ان کے لئے ہدایت کا سامان ہو گیا۔

اسی طرح ناروے کا ایک واقعہ ہے۔ کہتے ہیں ایک صاحب نے امیر صاحب کو کہا کہ 7 مئی 2004ء کا میرا خطبہ جو ٹی وی آ رہا تھا تو ایک غیر از جماعت دوست نے فون کیا اور ملنے کی خواہش کی اور ملاقات پر انہوں نے بتایا کہ خطبہ جمعہ سن کر ان میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ اس لئے وہ بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس طرح بھی اللہ تعالیٰ ہدایت کے سامان فرما دیتا ہے۔

اسی طرح بوزنیا سے ایک (۔) نوجوان نے خواب کے ذریعے بیعت کی ہے اس نوجوان نے خود اپنی خواب بیان کی۔ کہتے ہیں مَیں نے دیکھا کہ مَیں ایک بڑے شہر میں چل رہا ہوں جہاں افراتفری مچی ہوئی ہے۔ وہاں مَیں نے بہت سے یہودی (۔) دیکھے جو حیران اور گند سے بھری ہوئی گلیوں میں ادھر ادھر پھر رہے ہیں جیسے گم گئے ہیں۔ اچانک میری نظر اپنے دائیں طرف پڑتی ہے تو میں ایک خوبصورت درخت دیکھتا ہوں جس کے نیچے لوگوں کا ایک چھوٹا سا گروہ بیٹھا ہوتا ہے۔ انہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور پگڑیاں باندھی ہوئی ہیں۔ اس افراتفری کے دوران وہ مکمل سکون سے اور ایک حلقے کی صورت میں بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے چہروں پر مسکراہٹ ہے۔ مَیں خواب میں یہ خیال کرتا ہوں کہ یہ ضرور احمدی ہیں۔ مَیں ان کے پاس پہنچ جاتا ہوں اور ان میں شمولیت اختیار کر لیتا ہوں۔ اس کے بعد پھر انہوں نے بیعت کر لی۔

پھر ہمارے (۔) فجی لکھتے ہیں کہ 16 سال کا ایک ہندو تھا اس کی (۔) لڑکی سے شادی ہوئی تھی اور خود ہندو ہی تھا۔ ایک روز ہم اس کے گھر ملنے کے لئے گئے تو اس نے روتے ہوئے کہا کہ مَیں نے خواب میں دیکھا ہے کہ دو آدمی میرے پاس آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ شامل

ہوجاؤ اور ان کا لباس اور ٹوپی بالکل یہی تھی جو آپ نے پہن رکھی ہے اس پر اس نے بیعت کر لی۔

پھر ایک کرد (۔) قاسم دال صاحب جرمنی میں ہیں وہ اپنی جرمن بیوی اور تین بیٹیوں کے ساتھ جماعت کے (۔) سٹال پہ تشریف لائے اور حضرت مسیح موعود کی تصویر سے بات شروع ہوئی اور خوب غصّہ سے بولے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کے بعد کون آ سکتا ہے۔ پندرہ منٹ کی بحث کے بعد آخر ہمارے سیکرٹری (۔) نے ان کا فون نمبر لے لیا، چلے گئے۔ اگلے دن انہوں نے کھانے پر بلایا۔ (۔) نشست ہوئی۔ انہوں نے کتابیں بھی دیں۔ دو دن کے بعد ان کا فون آیا کہ مَیں نے کتابیں نہیں پڑھیں اور مَیں نے وہ کتابیں جلا دی ہیں کیونکہ مجھے مولویوں نے یہی کہا ہے کہ ان کی کسی قسم کی چیز پڑھنی بھی نہیں ہے۔ خیر انہوں نے ان کو کہا کہ ٹھیک ہے، نہ مانیں۔ آپ جمعرات کو دوبارہ تشریف لائیں۔ دوستی تو ختم نہیں ہوسکتی۔ تو خیر اس دن وہ آئے اور اس دن روزہ رکھ کے آئے ہوئے تھے کہ احمدی کے گھر سے کھانا بھی نہیں کھانا۔ خیر باتیں کرتے رہے۔ باتیں لمبی ہوتی چلی گئیں اور روزہ کی افطاری کا وقت ہوگیا اور مجبوراً ان کو وہاں روزہ افطار کرنا پڑا۔ کھانا تو کھانا پڑ گیا۔ ہمارے سیکرٹری (۔) نے ان کو کہا کہ آپ مولوی کی باتیں چھوڑیں اور چالیس روز صاف دل ہو کے اللہ تعالیٰ کے حضور حضرت مسیح موعود کی سچائی کے بارے میں درد دل سے دعا کریں اور اس عرصہ میں کوئی تعصب نہ ہو۔ تو کہتے ہیں کہ تیسرے دن ان کا ٹیلیفون آیا اور اپنی کام کی جگہ سے آیا کہ تمہارے پاس حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی فوٹو ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ہے تو جواب دیا کہ مَیں ابھی کام چھوڑ کے آ رہا ہوں۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا وجہ ہوئی ہے۔ کہتے ہیں کہ مجھے غائبانہ آواز آئی ہے کہ ثبوت کیا مانگتے ہو ثبوت تو ہم تمہیں دکھا چکے ہیں اور ساتھ ہی ان کو وہ خواب یاد دلائی گئی جس میں انہوں نے مجھے اس حالت میں دیکھا تھا کہ کسی فوج کی کمان کر رہا ہوں اور فرشتے ساتھ ہیں۔ بہرحال اس کے بعد انہوں نے پھر بیعت کر لی۔

تو یہ چند واقعات ہیں جو مَیں نے بیان کئے ہیں، مختلف ملکوں کے بے شمار ایسے واقعات ہیں۔ کچھ تو جلسوں پر بیان کئے جاتے ہیں لیکن اتنا وقت نہیں ہوتا کہ سارے بیان کئے جاسکیں۔ میرا خیال تھا کہ قادیان کے جلسے پہ بیان کروں گا لیکن وہاں بھی نہیں ہوسکا۔ بہرحال چند ایک واقعات اتفاق سے اس مضمون کے ضمن میں آ گئے تو مَیں نے بیان کر دیئے کہ اللہ تعالیٰ اس طرح ہدایت کے سامان فرماتا ہے اور اس طرح آج تک حضرت مسیح موعود کی تائید فرما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ دنیا کو ہدایت کا راستہ دکھاتا چلا جائے اور ہمیں بھی ہدایت پہ ہمیشہ قائم رکھے۔

آنحضرت ﷺ نے ہدایت پہ قائم رہنے کے لئے بھی بہت ساری دعائیں سکھائی ہیں۔

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول ﷺ نے فرمایا کہ تو کہہ کہ اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور مجھے سیدھے راستے پر رکھ اور ہدایت کے ساتھ اپنے سیدھے راستے کو بھی یاد رکھ اور سیدھا رکھنے سے مراد تیر کی طرح سیدھا ہونا ہے۔

(مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فی الادعیۃ حدیث نمبر 6911)

سیدھے راستے کی ہدایت کے بارے میں پہلے مَیں حضرت مسیح موعود کے اقتباس میں بتا چکا ہوں کہ تین باتیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئیں کہ حقوق اللہ کی ادائیگی، حقوق العباد کی ادائیگی اور اپنے نفس کے حق کی ادائیگی لیکن ان سب کا بنیادی مقصد جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور خدا تعالیٰ کی طرف لے کے جانا ہے۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا چاہئے۔

اسی طرح ایک حدیث میں آیا ہے۔ ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے ابُو اَحْوَص کو عبداللہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ دعا کیا کرتے تھے کہ اے میرے اللہ مَیں تجھ سے ہدایت تقویٰ عفت پاکبازی و رغنیٰ مانگتا ہوں۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

پھر ایک دعا سکھائی۔ ابو مالک سے روایت ہے جو انہوں نے اپنے والد سے کی ہے کہ جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا تو رسول اللہ ﷺ ان الفاظ میں دعا سکھایا کرتے تھے کہ (۔) کہ اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت عطا کر اور مجھے رزق عطا کر۔

(مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل التھلیل والتسبیح والدعاء حدیث نمبر 6849)

جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا جس کو اللہ ہدایت دیتا ہے پھر ہمیشہ اس میں اُسے بڑھاتا بھی ہے۔ یہ کہیں رکنے والی چیز نہیں ہے۔ ہدایت تو ہمیشہ آگے لے جاتی ہے۔ جوں جوں انسان ہدایت یافتہ ہوتا ہے اس کا مقام بڑھتا چلا جاتا ہے۔

اور یہ دعا اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں سکھائی ہے۔ اور اس کی پہلے بھی مَیں کئی دفعہ جماعت کو تحریک کر چکا ہوں۔ جوبلی کی دعاؤں میں بھی شامل تھی۔ اب بعض لوگ سوال پوچھتے ہیں کہ جوبلی کی جو دعائیں تھیں، اب سال ختم ہوگیا ہے تو کیا اب وہ دعائیں بند کر دیں؟ دعائیں تو پہلے سے بڑھ کر انسان کو کرنی چاہئیں۔ یہ دعائیں تو صرف ایک عادت ڈالنے کے لئے تھیں تا کہ آئندہ صدی میں مزید بڑھ کر دعاؤں کی توفیق ملے۔ اس لئے بند کرنے کا سوال نہیں۔ اب تو ہر احمدی کا کام اس سے بھی بڑھ کر دعائیں کرنے کا ہے۔

قرآن کریم کی جو دعا ہے وہ یہ ہے کہ (۔) (آل عمران :9) کہ اے ہمارے خدا! ہمارے دلوں کو لغزش سے بچا اور بعد اس کے کہ جو تو نے ہدایت دی ہمیں پھسلنے سے محفوظ رکھ اور اپنے پاس سے ہمیں رحمت عطا کر کیونکہ ہر ایک رحمت تُو ہی بخشتا ہے۔ تو یہ دعا بھی کرنی چاہئے۔ اَور دعائیں بھی کرنی چاہئیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

”اے خداوند کریم تمام قوموں کے مستعد دلوں کو ہدایت بخش کہ تا تیرے رسول مقبول افضل الرسل محمد مصطفیٰ ﷺ اور تیرے کامل و مقدس کلام قرآن شریف پر ایمان لاویں اور اس کے حکموں پر چلیں تا کہ ان تمام برکتوں اور سعادتوں اور حقیقی خوشحالیوں سے متمتع ہو جاویں کہ جو سچے (۔) کو دونوں جہانوں میں ملتی ہیں اور اس جاودانی نجات اور حیات سے بہرہ ور ہوں کہ جو نہ صرف عقبیٰ میں حاصل ہوسکتی ہے بلکہ سچے راست باز اسی دنیا میں اس کو پاتے ہیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 25۔ سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 573)

آنحضرت ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک دعا خاص طور پر مَیں کہنا چاہتا ہوں جس طرح شروع میں مَیں نے ذکر بھی کیا تھا کہ (۔)۔ جب غزوہ احد کے وقت آنحضرت ﷺ کا دانت مبارک شہید ہوا، بلکہ دندان شہید ہوئے اور آپؐ کا چہرہ مبارک زخمی ہوگیا تو یہ صحابہ کرام کے لئے بڑی تکلیف دہ بات تھی۔ انہوں نے کہا کہ آپ ان لوگوں کے خلاف بد دعا کریں۔ آپ نے فرمایا ”مجھے لعنت ملامت کرنے والا بنا کر مبعوث نہیں کیا گیا بلکہ مَیں خدا کی طرف دعوت دینے والا باعث رحمت بنا کر مبعوث کیا گیا ہوں“۔ پھر آپؐ نے یوں دعا کی کہ (۔) کہ اے اللہ! میری قوم کو ہدایت دے کیونکہ وہ مجھے نہیں جانتے۔

(الشفاء لقاضی عیاض۔ جلد اول صفحہ 61۔ الباب الثانی فی تکمیل محاسنہ)

یہی دعا حضرت مسیح موعود کو بھی سکھائی گئی ہے اور آپ کی جماعت کو بھی کرنی چاہئے۔

آج کل پاکستان کے جو حالات ہیں ان میں پاکستانیوں کو خاص طور پر یہ دعا کرنی چاہئے۔ ....اللہ تعالیٰ اس ملک پر بھی اور اس قوم پر بھی رحم کرے۔ ان کے لئے روزانہ بڑے درد دل سے دعا کریں کہ احمدیوں کی مخالفت میں آج کل وہاں بڑھ چڑھ کر کوئی نہ کوئی کارروائی ہو رہی ہوتی ہے۔ گو زندگی کی اس ملک میں کوئی قیمت نہیں ہے۔ مگر احمدی کو صرف اس لئے قتل کیا جاتا ہے، مارا جاتا ہے.......... کیا جاتا ہے کہ وہ اس زمانہ کے امام کو ماننے والا ہے۔ روزانہ کوئی نہ کوئی..........

کی خبر آ رہی ہوتی ہے یا تکلیفوں سے گزرنے کی خبریں آ رہی ہوتی ہیں۔

دو دن پہلے ہی ہمارے ایک مربی صاحب یوم مصلح موعود کے جلسہ سے واپس آ رہے تھے اور بس کے انتظار میں کھڑے تھے کہ ایک دم دو موٹر سائیکل سوار آئے اور انہوں نے فائرنگ شروع کر دی۔ بھگدڑ مچ گئی۔ لوگ تو دوڑ گئے۔ ان لوگوں میں کچھ خوف تھا۔ فائر کرنے والے خود بھی چلے گئے لیکن دوبارہ انہوں نے نشانہ لے کر مربی صاحب پہ فائرنگ کی۔ بہرحال اللہ نے فضل کیا ٹانگوں میں گولیاں لگی ہیں۔ ہسپتال میں داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحت دے۔ ....اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

اس وقت مَیں چند جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ ان کے بارہ میں مختصر بتا دیتا ہوں۔ ایک تو مبشر احمد صاحب ابن مکرم محمود احمد صاحب کراچی کا ہے۔ ان کی عمر 42 سال تھی اور 22 فروری کو ان کو بھی بعض نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ کچھ عرصہ سے آپ کو قتل کی دھمکیاں مل رہی تھیں اور جو اس علاقہ کا جو SHO ہے، پولیس انسپکٹر۔ اس نے کہا ہے کہ وہاں ایک مدرسہ تھا جہاں سے دو آدمی نکلے ہیں اور ان پہ فائرنگ کر دی۔ بہرحال جہاں یہ کام کرتے تھے جب رات دیر تک گھر نہیں آئے تو گھر والوں نے وہاں سے پتہ کیا تو اطلاع ملی کہ ان کو نامعلوم افراد نے شہید کر دیا ہے۔ بڑے مخلص اور نمازوں کے پابند اور دعوت الی اللہ کا جوش رکھنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی ایک بیٹی اور دو بیٹے ہیں۔ اہلیہ نے خود بیعت کی اور احمدیت میں شامل ہوئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی بھی حفاظت فرمائے اور خود ان کا کفیل ہو۔

دوسرا جنازہ ہمارے بہت بزرگ دوست احمدی بھائی منیر حامد صاحب کا ہے جو ایفرو امریکن تھے وہ 21 فروری کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے ہیں (۔) 1957ء میں انہوں نے 15 سال کی عمر میں خود بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی تھی اور نہایت مخلص وفا شعار فدائی احمدی تھے۔ ہمیشہ جماعتی کاموں میں پیش پیش رہتے تھے۔ ان کو امریکہ کے پہلے نیشنل قائد خدام الاحمدیہ ہونے کا بھی اعزاز ملا ہے۔ 30 سال سے زیادہ عرصہ صدر جماعت فلاڈلفیا (Philadelphia) رہے۔ 1997ء سے وفات تک یہ جماعت امریکہ کے نائب امیر کے طور پر کام کر رہے تھے۔ آپ کے والدین (۔) نہیں تھے اور والد کو تو مذہب سے بھی دلچسپی نہیں تھی لیکن والدہ جو تھیں وہ نہ صرف چرچ جاتی تھیں بلکہ وہ ان کو چرچ کے مشنری کے طور پر کام کی ترغیب دلایا کرتی تھیں۔ 10 بہن بھائیوں میں سے صرف آپ کو مذہب سے لگاؤ تھا اور آپ کو (۔) قبول کرنے کی توفیق ملی۔ دیگر بہن بھائیوں نے اس وجہ سے پھر آپ کی مخالفت بھی کی۔ ایک دفعہ آپ کی والدہ بیمار ہو گئیں تو اس بیماری کے دوران بہن بھائیوں نے ان کا (منیر حامد صاحب کا) نام اس لئے بہن بھائیوں کی فہرست سے نکال دیا کہ یہ (۔) ہیں اور (۔) والا نام اگر فہرست میں آ گیا تو ان کو خفت اٹھانی پڑے گی۔ بہرحال چھوٹی عمر میں احمدیت قبول کی بلکہ جب یہ احمدیت قبول کرنا چاہتے تھے اس وقت جماعت نے یہ اصول رکھا ہوا تھا کہ والدین کے یا والد یا والدہ کے یا کسی بڑے کے بھی دستخط ہوں کہ اپنی مرضی سے، دوسرے مذہب، عقیدہ میں جا رہا ہوں۔ تو جب انہوں نے بیعت کا فارم فل (Fill) کیا اور تصدیق کے لئے والدہ کے پاس لے گئے تو انہوں نے انکار کر دیا اور پھر ان کو سمجھایا کہ تم کس طرف جا رہے ہو۔ لیکن ان کی والدہ کا ہمیشہ خیال رہا کہ تم سب بچوں میں سے روحانی طور پر آگے ہو۔ یہ کہتے ہیں کہ مَیں ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' پڑھ کر احمدی ہوا تھا۔ صداقت واضح ہوئی اور پھر انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں ایک خط لکھا۔ کہتے ہیں کہ اس کا جواب جب آیا تو اس خط نے میری کایا ہی پلٹ دی۔ میرے ایمان میں بہت ترقی ہوئی۔ بڑے بے تکلف تھے۔ سادہ طبیعت تھی۔ انکسار تھا طبیعت میں۔ بڑے نیک انسان تھے۔ مجھے بھی کئی دفعہ ملے ہیں۔ عموماً خوش اخلاقی سے پیش آتے تھے۔ جماعتی جلسوں میں بڑے مؤثر انداز میں تقریر کیا کرتے تھے۔ رسول کریم ﷺ سے عشق تھا۔ آنحضرت ﷺ کے نام کے ساتھ ہی آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جایا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود سے بڑے محبت اور پیار کا تعلق تھا۔ خلفاء سے اور خلافت سے بڑا گہرا محبت و عقیدت کا تعلق تھا۔ یہ دو تین سال پہلے بنگلہ دیش کے جلسہ پہ جاتے ہوئے پہلی دفعہ یہاں لندن میں مجھے ملے ہیں اور جب جلسہ سے واپس آئے ہیں پھر دوبارہ ملاقات کی۔ اور کہتے تھے کہ بنگلہ دیش کا جلسہ اور آپ سے ملاقات کے بعد مَیں نئے سرے سے چارج ہو گیا ہوں۔ جب بھی مجھے ملتے بڑے جذباتی ہو جایا کرتے تھے۔ گزشتہ سال جب جلسہ پر امریکہ گیا ہوں تو یہ اپنی بیماری کی وجہ سے جلسہ میں شامل نہیں ہوئے۔ مَیں سمجھا تھا کہ معمولی بیماری ہے لیکن بہرحال پتہ نہیں تھا اور میرا خیال ہے کہ گھر والوں کو بھی پتہ نہیں تھا کہ بیماری میں کتنی شدت ہے۔ اگر مجھے پتہ لگ جاتا تو کسی نہ کسی طرح وقت نکال کے جا کے ان کے گھر ملاقات کر آتا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان میں ایک بیوہ ہیں اور ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق دے کہ منیر حامد صاحب کی نیکیوں کو ہمیشہ جاری رکھیں۔ یہ بھی ان لوگوں میں شامل ہیں جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ جن کو اللہ تعالیٰ ہدایت کی طرف خاص راہنمائی فرماتا ہے کہ 10 بچوں میں سے صرف ایک کو ہی ہدایت کی توفیق ملی۔

تیسرا جنازہ ہے مکرم محمود احمد صاحب درویش قادیان کا۔ 25 فروری کو 84 سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی۔ آپ بھی نہایت نیک، متقی، نمازوں کے پابند، صابر شاکر انسان تھے درویشان تقریباً سارے ہی صابر شاکر ہیں۔ نوجوانی میں شیخوپورہ سے قادیان ہجرت کر گئے اور مدرسہ احمدیہ میں داخلہ لیا اور زندگی وقف کرنے کی توفیق پائی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر فوج میں بھرتی ہوئے اور پھر آپ کے حکم سے ہی فوج چھوڑی اور جماعت کی خدمت پر آ گئے۔ آپ نے ناظر (۔) آمد و خرچ اور بعد میں نائب ناظم وقف جدید بیرون کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ ان کی تین بیٹیاں اور تین بیٹے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے نصیر احمد عارف صاحب کو نظارت امور عامہ قادیان میں اس وقت خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

پھر اگلا جنازہ سیدہ منیرہ یوسف صاحبہ کا ہے۔ یہ مکرم کمال یوسف صاحب کی اہلیہ ہیں۔ ان کو کینسر کی تکلیف تھی۔ ایک لمبی علالت کے بعد 25 فروری کو ان کی وفات ہوئی ہے۔ آپ حضرت سید سرور شاہ صاحب کی پوتی تھیں۔ کمال یوسف صاحب سکنڈے نیوین ممالک میں (۔) کے طور پر بڑا کام کرتے رہے ہیں، یہ ان کے ساتھ رہی ہیں۔ مہمان نواز تھیں۔ مشن ہاؤس وغیرہ کا خیال رکھتی رہیں اور جماعت سے بڑا تعلق، حضرت مسیح موعود اور خلفاء کے ساتھ بڑا تعلق تھا اور ان کے لئے غیرت رکھتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی ایک بیٹی اور دو بیٹے ہیں۔ ان کے خاوند کمال یوسف صاحب اللہ کے فضل سے حیات ہیں۔

پھر امۃ الحئی صاحبہ ہیں جو بشیر احمد صاحب سیالکوٹی ربوہ کی اہلیہ اور اسی طرح بشیر احمد صاحب سیالکوٹی ہیں۔ ان کی بھی اہلیہ کے چند دنوں کے بعد وفات ہو گئی۔ یہ دونوں ہمارے مربی اور اس وقت PS لندن میں کام کرنے والے ہمارے کارکن ظہور احمد صاحب کے والد اور والدہ ہیں۔ ان کی والدہ 27 جنوری کو فوت ہوئی تھیں اور والد 25 فروری کو فوت ہوئے۔ دونوں بڑے نیک اور دعا گو بزرگ تھے اور اللہ کے فضل سے ان ابتدائی لوگوں میں شامل تھے جو ربوہ میں آ کے آباد ہوئے اور جنہوں نے یہاں اپنا کاروبار وغیرہ کیا۔ ان کے پیچھے ان کی ایک بیٹی اور پانچ بیٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کے درجات بلند فرمائے اور ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ نمازوں کے بعد اب ان کی نماز جنازہ بھی ہوگی۔

☆......☆......☆

رخصتی کے موقع پر بچی کو نصائح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے عائلی مسائل پر خطبات کی روشنی اور حضرت اماں جان اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نصائح سے ماخوذ

میری بچی دلہن بن کر نئے گھر تجھ کو جانا ہے
فسردہ چھوڑ کر ہم کو نیا گلشن بسانا ہے
نئے لوگوں میں رہنا ہے نئے رشتے نبھانا ہے
محبت بانٹ کر غیروں کو بھی اپنا بنانا ہے

بِنا قربانیوں کے عزت و چاہت نہیں ملتی
بڑا گھر مل تو سکتا ہے مگر راحت نہیں ملتی

بہت سے امتحاں اسکول و کالج میں دیئے تو نے
بہت اسناد پائی ہیں بہت تمغے لئے تو نے
گھریلو کام بھی سب ذمہ داری سے کئے تو نے
بہت اُدھڑے ہوئے رشتے محبت سے سیئے تو نے

ترے سر پر کھڑا ہے اب بڑا اک امتحاں بیٹی
اسے بھی پاس کرنا ہے دعا کرتی ہے ماں، بیٹی

اگر تجھ سے خطا ہو جائے تو اقرار کر لینا
ندامت کا جہاں تک ہو سکے اظہار کر لینا
بُری عادت ہے ہر اک بات پر تکرار کر لینا
اور اپنے واسطے خود زندگی دشوار کر لینا

تجھے اچھی بہو بننا ہے اچھی ماں بھی بننا ہے
شریکِ زندگی کے دل کی دھڑکن جاں بھی بننا ہے

چھپا کر اپنے شوہر سے کوئی بھی کام نہ کرنا
وہ محفل ہو کہ تنہائی سدا اللہ سے ڈرنا
اگر شوہر ہو غصے میں بحث کا دم نہیں بھرنا
پلٹ کر کچھ نہیں کہنا کوئی الزام نہ دھرنا

مزاج اُس کا اگر برھم ہو چپ رہنا ضروری ہے
تھمے جب اس کا غصہ حالِ دل کہنا ضروری ہے

جو شوہر کام سے آئے تجھے سنوری ہوئی دیکھے
ترے ہونٹوں پہ اک مسکان سی بکھری ہوئی دیکھے
ہو گھر سمٹا ہوا ہر چیز کو نکھری ہوئی دیکھے
نہ بھولے سے بھی وہ صورت تیری اتری ہوئی دیکھے

بہت خوش کن ہو جب اس کے تصور میں بھی تو آئے
سدا مہکی ہوئی رہنا کبھی تجھ سے نہ بو آئے

کبھی دھمکی نہ دینا روٹھ کر میکے کو جانے کی
کوئی حاجت نہیں ہے اس قدر شوخی میں آنے کی
ضرورت کیا ہے اس کے پیار کو یوں آزمانے کی
کہیں ایسا نہ ہو وہ تاک میں ہو اس بہانے کی

تو ایسی بات سے بے عزتی ہوتی ہے آخر کو
جو اتنی نا سمجھ ہو عمر بھر روتی ہے آخر کو

انہی جھگڑوں سے ہے پیارے خلیفہ کو پریشانی
کہ عائلی مسائل کی ہے گھر گھر میں فراوانی
نہیں زیبا کسی ایسی جماعت کو یہ نادانی
کہ جس کا کام ہو اخلاق عالم کی نگہبانی

یہ کمزوری کہیں دنیا میں نہ مشہور ہو جائے
کہیں ایسا نہ ہو منزل ہماری دور ہو جائے

کبھی سسرال کی باتیں نہ میکے میں بتانا تم
نہ میکے کے کبھی سسرال میں قصے سنانا تم
حماقت سے کسی پر برتری نہ یوں جتانا تم
زباں قابو میں رکھنا بے ضرورت مت ہلانا تم

رواداری برتنی ہے وضع داری نبھانی ہے
بگڑ جائے جو کوئی بات حکمت سے بنانی ہے

یہی جنت جہنم میں بدل جاتی ہے غفلت سے
کئی رشتے چٹخ جاتے ہیں بس لہجے کی حدت سے
بگڑ جاتے ہیں کتنے کام عرشی جوش و عجلت سے
اجڑ جاتے ہیں کتنے گھر فقط غصے کی شدت سے

نہ دامن ہاتھ سے چھوٹا اگر صبر و قناعت کا
نتیجہ دیکھ لے گی تو محبت کی کرامت کا

یہ تقویٰ کی کمی ہے جو کئی چہرے بدلتی ہے
غرور نفس بنتی ہے کبھی نفرت میں ڈھلتی ہے
کبھی اک بدگمانی بن کے برسوں دل میں پلتی ہے
گھروں میں آگ بھڑکاتی، جلاتی اور جلتی ہے

کئی پیارے محض ایک بدظنی سے چھوٹ جاتے ہیں
ذرا سی ٹھیس لگتی ہے تو رشتے ٹوٹ جاتے ہیں

تجھے دو خاندانوں کو سدا یکجان رکھنا ہے
نہ اس شیشے میں بال آئے یہ دل میں ٹھان رکھنا ہے
اسی مقصد کی خاطر نفس کو قربان رکھنا ہے
ہر اک سے پیار کرنا ہے ہر اک کا مان رکھنا ہے

برائی گر کرے کوئی بھلائی ہو جواب اس کا
خدا کے گھر سے پائے گی اجر تو بے حساب اس کا

سُسر اور ساس کی ماں باپ سے بڑھ کر اطاعت ہو
اشارہ ان کا تم سمجھو تمہارا کام خدمت ہو
عزیزوں سے بھی شوہر کے سدا لطف و مروت ہو
کسی بھی فرد کو تجھ سے نہ میری جاں شکایت ہو

جہاں تک میں نے پڑھا ہے جہاں تک میں نے جانا ہے
اگر راضی ہوا شوہر تو جنت میں ٹھکانہ ہے

تیرا رتبہ بہت بڑھ جائے گا جب ماں بنے گی تو
خدا کے لطف و احساں کی نئی پہچاں بنے گی تو
نئی اک داستاں کا دلنشیں عنواں بنے گی تو
ہر اک کو پیار دے گی سایۂ رحماں بنے گی تو

تری آغوش ہی بچوں کا پہلا مدرسہ ہو گا
یہ وہ ایمان ہے جس میں نہ کوئی وسوسہ ہو گا

نمازوں کو ادا کرنا تلاوت میں مگن رہنا
خدا کے سامنے تنہائی میں تو حالِ دل کہنا
کڑے حالات بھی آئیں تو ان کو صبر سے سہنا
حیا کی اوڑھنی سر پر ہو تن پر شکر کا گہنا

ترے لب پر کبھی بھی شکوۂ آلام نہ آئے
ترے ماں باپ پر پیاری کوئی الزام نہ آئے

ارشاد عرشی ملک

مکرم ڈاکٹر نسیم اللہ خان صاحب

نمکول کے پیکٹوں کی حفاظت

نمکول کے پیکٹوں کو ایسی جگہ رکھنا چاہئے جہاں کا درجہ حرارت 30 ڈگری سنٹی گریڈ 86 فارن ہائیٹ سے بڑھنا نہیں چاہئے۔ اگر لمبے عرصہ تک نمکول کے پیکٹ کو اس سے زیادہ درجہ حرارت پر رکھا جائے تو پاؤڈر یا پگھل جائے گا یا بھورے رنگ کا ہو جائے گا۔ ہوا میں نمی 80 فیصد سے زیادہ نہ ہو۔ کیونکہ اس سے زیادہ نمی میں رکھنے سے پاؤڈر کے جم جانے کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔ اگر ایسی سہولت نہ ہو۔ جہاں درجہ حرارت اور نمی کے حالات کو قابو میں رکھا جا سکے تو چاہئے کہ اتنی مقدار میں پیکٹ منگوائیں جو کہ تین ماہ میں ختم ہو جائیں۔

ایسی جگہ جہاں نمکول کے پیکٹ رکھے جائیں۔ اس کو کیڑے مکوڑوں اور چوہوں وغیرہ سے پاک رکھیں اور دیکھ لیں کہ ڈبوں میں کوئی سوراخ نہ ہو۔ یا کوئی تیز دھار چیز قریب نہ ہو۔

ڈبوں کو سٹور میں اس طرح لگائیں کہ ہر ایک کا لیبل نظر آتا رہے اور پرانے ڈبے (لیبل پر درج تاریخ سے معلوم کریں) پہلے استعمال کریں۔ نیز ہر تین ماہ کے بعد مختلف ڈبوں سے ایک آدھ نمکول کا پیکٹ چیک کریں کہ سوراخ تو نہیں، پاؤڈر جم تو نہیں گیا، اگر سخت ہو گیا ہو تو کھول کر دیکھیں اور مندرجہ ذیل امور بھی مدنظر رہیں۔

1۔ اگر پاؤڈر سفید ہے تو یہ صحیح ہے۔ (اگر سفید ہے تو سخت ہونے کے باوجود ٹھیک ہے)

2۔ اگر پاؤڈر زرد ہو گیا ہے تو تب بھی یہ نمکول کارآمد ہے۔ لیکن اسے جتنی جلدی ہو سکے استعمال کر لیا جائے۔

3۔ اگر پاؤڈر کا رنگ بھورے یا گاڑھے بھورے رنگ کا ہو تو یہ خراب ہے اور اسے استعمال نہ کریں۔ ایسے تمام پیکٹ ضائع کر دیں۔

احباب جماعت بشمول واقفین نو بچوں کو چاہئے وہ میڈیکل علم کے متعلق جنرل اور ابتدائی معلومات ضرور رکھیں تا کہ گھریلو سطح پر معمولی بیماری کی صورت میں فائدہ رہے اور ڈاکٹر کے پاس جانے کی نوبت نہ آئے۔ تاہم مرض شدید ہونے کی صورت میں ڈاکٹری مشورہ اور علاج بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے علم میں اضافہ فرمائے اور ہمارے بچوں کو نیک، صالح اور خادم دین بنائے اور طویل العمری عطا فرمائے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح و تقریب شادی

❁ مکرم شیخ کریم الدین صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع بہاولنگر تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم شیخ عرفان کریم الدین صاحب ایڈووکیٹ بہاولنگر کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ حامدہ طلعت صاحبہ بنت مکرم فہیم خالد رانا صاحب ایڈووکیٹ بہاولنگر 27 فروری 2009ء کو بیت الذکر بہاولنگر میں خاکسار نے کیا۔ مورخہ 28 فروری کو بارات گئی۔ جبکہ یکم مارچ کو سول کلب بہاولنگر میں ولیمہ کا انتظام تھا۔ دلہن محترم رانا محمد خان صاحب سابق امیر ضلع بہاولنگر کی پوتی ہیں۔ محترم رانا صاحب مرحوم کے والد صاحب محترم رانا احمد خان صاحب امیر بہاولپور ریاست تھے۔ جبکہ میرے والد مکرم شیخ اقبال الدین صاحب بھی امیر ضلع بہاولنگر رہے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے اور جماعت کے لئے ہر لحاظ سے مبارک اور بابرکت کرے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم احسان الٰہی صاحب کارکن شعبہ کمپیوٹر تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ منصورہ احسان صاحبہ واقفہ نو اہلیہ مکرم احسان اللہ صاحب چک رتیاں ضلع ننکانہ صاحب کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 13/ مارچ 2009ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام شافیہ احسان عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم چوہدری رحمت علی صاحب چک رتیاں ضلع ننکانہ صاحب کی پوتی ہے۔

اسی طرح مکرمہ عادلہ ثمرین صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر حسین صاحب شمس آباد پتوکی کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 15/جنوری 2009ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے اس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تصور حسین عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد حسین صاحب پتوکی کا پہلا پوتا اور مکرم چوہدری رحمت علی صاحب رتیاں ضلع ننکانہ صاحب کا پہلا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں نومولود بچوں کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔

تقریب آمین

❁ مکرم راجہ فاضل احمد صاحب پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی اردو میڈیم تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے پوتے عزیزم مدثر احمد ابن مکرم راجہ محمود احمد صاحب مقیم ہمبرگ جرمنی نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساڑھے پانچ سال کی عمر میں قرآن کریم مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی۔ مورخہ 28 مارچ 2009ء کو تقریب آمین منعقد کی گئی۔ جس میں محترم مولانا نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ نے بچے سے قرآن مجید سنا اور دعا کروائی۔ عزیزم مکرم نور احمد صاحب نیر مقیم ہمبرگ جرمنی کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو قرآن کریم کا علم و عرفان عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم طاہر احمد بھٹی صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم مبشر محمود صاحب مربی سلسلہ طاہر فاؤنڈیشن کو مورخہ 12/اپریل 2009ء کو دل کا حملہ ہوا ہے۔ اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کے CCU میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے مربی سلسلہ کی کامل شفایابی اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

فوری رابطہ کریں

❁ مکرمہ سلمیٰ راحت صاحبہ بنت مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب نے مورخہ 4 مئی 2004ء کو کراچی شہر سے وصیت کی تھی۔ ان کا دفتر ہذا سے مورخہ 16 مارچ 2008ء تک رابطہ رہا ہے۔ اس کے بعد سے تاحال کوئی رابطہ نہ ہے۔ براہ کرم وہ خود ان کا کوئی عزیز یہ اعلان پڑھیں تو دفتر وصیت سے فوری رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ضرورت خادم بیت الذکر

❁ مکرم ڈاکٹر عبدالشکور میاں صاحب صدر حلقہ سمن آباد لاہور تحریر کرتے ہیں۔

بیت الحمد سمن آباد لاہور کے لئے ایک خادم کی ضرورت ہے۔ مبلغ -/5000 روپے ماہوار مشاہرہ دیا جائے گا۔ صحت مند اور مخلص احمدی دوست رابطہ کریں۔

مربی صاحب: 042-7585229

صدر حلقہ: 042-7572175

قابل رشک ہے وہ انسان

❁ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

”قابل رشک ہے وہ انسان جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور پھر اس کے برمحل خرچ کرنے کی غیر معمولی توفیق اور ہمت بخشی“ (بخاری)

ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اُگاتا ہے۔ ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہے بہت بڑھا کر دیتا ہے اور اللہ وسعت عطا کرنے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔ (البقرہ: 262)

فضل عمر ہسپتال جماعت کا خدمت خلق کا ادارہ ہے۔ براہ مہربانی دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے اپنے عطایاجات مد امداد نادار مریضاں /اور مد ڈویلپمنٹ میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

افسوسناک حادثہ

❁ مکرم ملک نصیر احمد صاحب انسپکٹر مال آمد تحریر کرتے ہیں۔

میرے نسبتی بھائی مکرم ملک منصور احمد صاحب کراچی کے گھر میں مورخہ 10/اپریل 2009ء کو گیس لیکج کی وجہ سے کچن میں اچانک آگ لگ گئی جس کی وجہ سے وہ خود اور ان کی اہلیہ مکرمہ طاہرہ منصور صاحبہ شدید زخمی ہیں۔ احباب جماعت سے دونوں افراد کی کامل صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

نیز اسی حادثہ میں ان کی بیٹی امۃ المصور عمر تقریباً 4 سال وفات پا گئی ہے۔ اس بچی کی مغفرت اور والدین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے بھی درخواست دعا ہے۔

الفضل اور کراچی کے احباب

❁ مکرم عبدالرشید ساٹری صاحب کراچی میں روزنامہ الفضل کے مستقل مندوب ہیں۔ احباب جماعت ان سے نماز جمعہ کے بعد احمدیہ ہال میں رابطہ کر سکتے ہیں۔ الفضل جاری کروانے کیلئے فون نمبر 6320478 پر ان سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

سالانہ چندہ =/1800 روپے ششماہی =/900 روپے سہ ماہی =/450 روپے اور خطبہ نمبر =/400 روپے ہے۔

احباب جماعت الفضل کی توسیع اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

مشہور سائنسدان
رشیل کارسن

مشہور سائنسدان رشیل کارسن 22 مئی 1907ء کو سپرنگڈیل میں پیدا ہوئی اور 1929ء میں زوآلوجی میں ماسٹر کی ڈگری حاصل کی مگر اس کی دلچسپی شروع سے ہی شاعری سے رہی لیکن پھر نثر میں اپنے جوہر دکھانے شروع کئے۔ 1951ء میں The Sea Around Us شائع کی۔ DTT اور دوسری کیڑے مار ادویات کے استعمال سے ماحول پر پیدا ہونے والے خطرناک اثرات کی وجہ سے گہری تشویش شامل تھی۔ 1964ء میں 14/اپریل کو وفات پا گئی۔

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

”آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہوگی۔ لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔“

(الفضل 28/مارچ 1946ء)

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خریداران الفضل متوجہ ہوں!

❁ بیرون از ربوہ خریداران الفضل کو چندہ الفضل ختم ہونے پر جب یاددہانی کی چٹھی ملے تو چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں اور نمائندہ مینیجر الفضل کا انتظار نہ کریں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز

العمران جیولرز

فون شوروم 052-4594674

الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

HAROON'S
Shop No.8 Block A
Super Market, Islamabad.
Ph: 2275734, 2829886, 2873874

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ

دوا تدبیر ہے۔ اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے۔

1954 NASIR ناصر 2009

نوجوانوں کے۔ امراض و نفسیاتی بیماریاں

عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا

بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج

دنیائے طب کی خدمات کے 55 سال

حکیم میاں محمد رفیع ناصر

مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

047-6211434
6212434
Fax:6213966

لوڈشیڈنگ سے فوری نجات

لائیٹ اور پنکھوں کے علاوہ ٹی وی کمپیوٹرز، سیکیورٹی کیمرہ اور پرنٹر کو آن رکھنے کیلئے ہمیشہ معیاری پائیدار دیا گارنٹی والا مکمل کاپر وائنڈنگ اور امپورٹڈ کور سے تیار کردہ (ٹرانسفارمر) 500W U.P.S سے لے کر 5000W تک استعمال کیجئے نیز ایئر کنڈیشنر، ریفریجریٹر کے سٹیبلائزر اور بیٹری چارجر بھی تیار کئے جاتے ہیں۔

ری پبلک کولنگ

دھوبی گھاٹ مین بازار فیصل آباد

فون: 041-2635374

موبائل: 0300-6652912

پولیو ڈے

مورخہ 13 تا 17 اپریل 2009ء پولیو ڈے منایا جا رہا ہے۔ 5 سال سے کم عمر بچوں کو ٹیمیں گھر گھر پہنچ کر پولیو سے بچاؤ کے قطرے پلائیں گی۔ والدین سے تعاون کی درخواست ہے۔

☆……☆……☆……☆

زر مبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری ساتھی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

ڈیزائن: بخارا اصفہان شجر کار، دیسی ٹیبل ڈائز، کوشن افغانی وغیرہ

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شو برلا بلڈ ٹل لاہور

☎ 042-6306163-6368130 Fax: 042-6368134

E-mail: amcpk@brain.net.pk

CELL# 0300-4607400

ربوہ میں طلوع وغروب 14 اپریل

طلوع فجر	4:14
طلوع آفتاب	5:39
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:38

احمد ٹریولز انٹرنیشنل

گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805

یادگار روڈ ربوہ

اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں

Tel: 6211550 Fax 047-6212980

Mob: 0333-6700663

E-mail: ahmadtravel@hotmail.com

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ناصر میڈیکل کمپلیکس

جلالپور روڈ حافظ آباد

جدید سہولیات، میڈیکل آلات، الٹراساؤنڈ ای سی جی، جدید میڈیکل لیبارٹری

خدمت خلق کے جذبہ کے ساتھ

ضرورت برائے ڈاکٹر ولیڈی ڈاکٹر MBBS

برائے رابطہ: ڈاکٹر ناصر احمد چوہدری

03338073391-0547523391

البشیر اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ

پیچ جیولرز اینڈ بوتیک

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148

فون شوروم چوکی 049-4423173 -047-6214510

موسم بدل رہا ہے

اور گرد وغبار کی وجہ سے نزلہ وزکام کھانسی اور گلا خراب ہو جاتا ہے۔ اس لئے روزانہ صبح وشام **شربت صدر** کی ایک خوراک پی لیجئے

اللہ کے فضل کے ساتھ آپ نزلہ زکام سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔

NASIR ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph: 047-6212434 -6211434

Mob: 0300-9491442

Mob: 0300-4742974

TEL: 042-6684032

طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد

دلہن جیولرز

Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

ماہر امراض ناک کان گلا ماہر ڈاکٹر کی آمد

ہر بدھ کو شام 3 بجے تا 6 بجے

مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر

یادگار چوک ربوہ

فون: 6213944

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے

شاہد الیکٹرک سٹور

متصل احمدیہ بیت الفضل

گول امین پور بازار فیصل آباد

پروپرائٹر: میاں ریاض احمد

فون: 2632606-2642605

ورلڈ انٹرنیشنل کارگو

بیرون ملک سامان کارگو کروانے کے لئے ہم سے رجوع کریں۔ آنے سے پہلے فون ضرور کریں

دعا گو: مرزا اکرم بیگ

فون: 042-6312538

موبائل: 0333-4364361

انگریزی ادویات وٹیکہ جات کا مرکز، بہترین تشخیص مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

FIRST FLIGHT EXPRESS

World Wide Courier Service Through D.H.L Facility

احمدی احباب کے لئے خوشخبری

دنیا بھر میں آپ کے ڈاکومنٹس اور پارسل گارنٹی کی ترسیل کا آسان ذریعہ امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، UK، سوئٹزرلینڈ نہایت ہی کم ریٹ پر

Umer Ahmed. Tayyab Ahmed

For free pickup just call

900-D Block near Al Riaz Nussrey Faisal Town Main peco Road Mochi Pura chock Lahore

042-7038097, 042-5167717

Cell: 0304-4205332, 0300-4341851

Please visit site: www.firstflightexpress.com

Sarmad

SJ

Jewellers

different.like you...

Rizwan Aslam

0321-9463065

www.sarmadjewellers.com

Main Branch shop#4, Umer Market, Zaildar Road, Ichra, Lahore.

Tel: +92-42-7523145

Fax: +92-42-7567952

The Vision of Tomorrow

New Haven Public School

Multan Tel: 061-6779794

جلسہ سالانہ U.K

جلسہ سالانہ U.K میں شمولیت حاصل کرنے کے خواہشمند احباب U.K ویزا کے متعلق معلومات اور راہنمائی حاصل کریں

Education Concern ®

رابطہ: ایجوکیشن کنسرن

فرخ لقمان: 0302-8411770

042-5162310

67۔ سی فیصل ٹاؤن لاہور

ضلع چنیوٹ کا پہلا جدید ترین فل پریشر CNG سٹیشن احمدی بھائیوں کا اپنا CNG سٹیشن

پاکستان سٹیشن احمد نگر CNG نزد ربوہ

چوہدری سہیل مشتاق

0322-6002323

0321-6002323

0323-6002323

!!Study Abroad!!

We provide Services to get admissions in U.K, USA, Canada, Ireland, Australia, New Zealand, Sweden & Finland.

MBBS/Engineering

China, Kyrgyzstan & Ukraine (Ahmadi (Male / Female Students already studying)

IELTS [7.0+ Bands; Guaranteed]

Join our IELTS classes by UK Qualified Teachers with **Hostel** facility

Students from other Cities / Countries can also contact us.

Education Concern®

Mr. Farrukh Luqman 0302-84 11 770

67-C, Faisal Town Lahore. Pakistan.

+92-42-517 7124/ 5162310

farrukh@educationconcern.com

www. educationconcern.com

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری

زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال

اوقات کار:

موسم سرما: صبح 9 بجے تا ½4 بجے شام

وقفہ: 1 بجے تا ½1 بجے دوپہر

ناغہ بروز اتوار

86۔ علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے

E-mail: bilal@cpp.uk.net

+92-42-5118381

8462244

0333-4216664

منفرد پیشکش

احمدی احباب کیلئے خاص رعایت

طالب دعا: منور احمد جاوید

فائر پلیس

منور اینڈ سنز

سپلٹ اے سی کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

نیز UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں

ایل جی، ڈاولنس، ویوز، ایئر پیل، سونی، سام سنگ، سپر نیشنل، اورینٹ، متسوبشی، سپر ایشیا

ہیڈ آفس: 9-CI-BII کالج روڈ ٹاؤن شپ نزد لجنہ چوک لاہور پاکستان

FD-10

KOHINOOR STEEL TRADERS

166 LOHA MARKET LAHORE

Importers and Dealers Pakistan Steel

Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils

Talib-e-Dua, Mian Mubarik Ali

Tel: 7630055-7650490-91 Fax: 7630088

Email: mianamjadiqbal@hotmail.com

خوشخبری

جلسہ سالانہ U.K کی خوشی میں مکمل ڈش مع ریسیور -/4000 روپے میں لگوائیں

فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکرو ویو اوون، کوکنگ رینج، ٹیلیویژن، ایئر کولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔

سپلٹ A/C کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں

FAKHAR ELECTRONICS فخر الیکٹرونکس

PH: 042-7223347, 7239347, 7354873

Mob: 0300-4292348, 0300-9403614

1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور